پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۲۱ شوال ۱۴۰۶ھ ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۸

بیرونِ ملک مقیم سیاستدان واپس آسکتے ہیں: جونیجو

ہم نے کسی سیاسی رہنما کو وطن واپس آنے سے نہیں روکا، حکومت کسی بھی سیاسی جماعت کے بارے میں سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر نہیں کر رہی: پریس کانفرنس

کابل حکومت نے اب خلاف ورزی کی تو فوری جواب دیا جائے گا

حالیہ جنیوا مذاکرات حوصلہ افزا تھے: افغان مسئلہ پر روس کے ساتھ براہ راست بات چیت زیادہ مفید ثابت ہوگی

سیاسی کمیٹی کی سفارشات کی منظوری سے مارشل لاء کے خاتمے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ سیاسی جماعتوں کی بحالی کو اولیت دی جا رہی ہے

کراچی میں ترکی کے وزیر اعظم ترغت اوزال کا مختصر قیام

بے نظیر کی ۳۳ ویں سالگرہ

پاکستان میں اوسط عمر ۵۵ سال

اراکین پارلیمنٹ بے اختیار ہیں

لڑکی کو ستارہ قائد اعظم دیا گیا

متبادل انتظام کئے بغیر مارشل لاء کے خاتمے سے قومی سطح پر خلاء پیدا ہو گا: صدر ضیاء

سیاسی جماعتوں کی بحالی کے بارے میں فیصلہ پارلیمنٹ کرے گی۔ نیشنل سیکورٹی کونسل کی تشکیل مناسب وقت پر کر دی جائے گی

نظام حکومت مستحکم نہیں ہو گا تو مارشل لاء لگتا رہے گا

کارمل انتظامیہ سے براہ راست گفتگو کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاران وطن کو انٹرویو

Member of The Canadian Association of Pakistani Media

پاکستان اور بھارت کے اہم شہروں کو ٹیلیفون سرکٹ سے منسلک کرنے کا فیصلہ

ریلوے کی براہ راست بکنگ یکم اکتوبر سے شروع ہوگی

قومی اسمبلی میں ۱۰ ارکان پر مشتمل اپوزیشن گروپ وجود میں آگیا

ظہور الحسن بھوپالی کے قاتل ایاز سموں کو پھانسی دے دی گئی

حبیب جالب کو پاسپورٹ دینے سے انکار

اظہار تشکر

حج بیت اللہ شریف

حج بیت اللہ شریف کے لئے بروقت اور سستے ترین نرخوں پر ٹکٹ

حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہمارا مشورہ اور آپ کی بچت

دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے ٹکٹ خریدنے سے قبل ہم سے مشورہ ضرور کریں۔

پی آئی اے کے واحد منظور شدہ ایجنٹ

IATA

WORLD WIDE

Cumberland Travels Ltd

50 Cumberland Street
Toronto, Ontario
Canada M4W 1J5
Phone: (416) 922-5339

Complete Collision Service

- WE DO INSURANCE CLAIMS
- SPECIAL ON COMPLETE PAINT 399.00
- FREE PIN STRIPING ETC.

EXPIRES ON AUGUST 31, 88

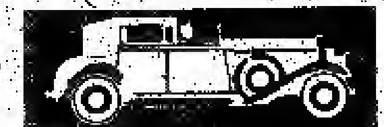

CALL
MOHAMMAD MUNIR
759-5810
(Res: 266-6428)

M & D
AUTO BODY REPAIR
260 MIDWEST RD., UNIT 5
SCARBOROUGH, ONT. M1P 3B4

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

FOR ALL YOUR PRESCRIPTION NEEDS

THREE LOCATIONS TO SERVE OUR MUSLIM BROTHERS & SISTERS FOR

- PRESCRIPTIONS (We accept all drug plans)
- HEALTH AND BEAUTY AIDS
- GREETING CARDS
- FILM PROCESSING

PROPRIETOR: Asif Khan

STRADER'S DRUG MART
1160 Danforth Ave.
Tel: 465-5937

PEOPLES DRUG MART
3447 Kennedy Rd. (S. of Steeles)
Tel: 298-6418

HUNTINGDALE DRUG MART
3065 Pharmacy Avenue
(Just North of Finch Ave.)
Tel: 491-6011

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الاسلام

عزت و ذلت اللہ کے اختیار میں ہے

کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کردے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہے اور دن کو رات میں۔ جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو۔ (آل عمران ۲۶، ۲۷)

رشتہ داروں سے حسن سلوک

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ فرما رہے تھے کہ ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اور اپنی بہن کے ساتھ اور اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان کے بعد ترتیب وار جو رشتہ دار زیادہ قریب ہوں ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (مستدرک)

فرمان رسول ﷺ

ترمذی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک بکری ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ آپ گھر میں تشریف لائے تو پوچھا بکرے میں سے کیا باقی بچا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا "ایک شانے کے سوا کچھ نہیں بچا"۔ آپ نے فرمایا! "ایک شانے کے سوا سارا بکرا بچ گیا"۔

یعنی جو کچھ خدا کی راہ میں صرف ہوا وہی اصل باقی رہ گیا۔

اقوال ابوبکرؓ

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: "اپنی عمر کے اس دن پر رو جو گزر گیا اور اس میں تم نے نیکی نہیں کی"۔

● گناہ سے توبہ کرنا واجب اور گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

● اگر کوئی نیکی کسی وجہ سے رہ جائے تو اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اسے پالو تو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

(از فصلی کا تذکرہ۔ جنت الاسلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحریک اسلامی اور عالمی انقلاب

—— تحریر: ڈاکٹر کلیم صدیقی —— ترجمہ: سید فواد احمد گرامی ——

تحریک اسلامی آزادی لانے کا آزمودہ طریق کار ہے۔ یہ کسی کمیٹی کے تیار کردہ منشور کے مطابق کوئی سیاسی تحریک نہیں، نہ ایسی تحریک ہے جس کا نظریہ اور فکر فلسفیوں، تاریخ دانوں، مستقبل کے خواب دیکھنے والوں اور سرگرم عمل لوگوں نے تجربے سے تیار کیا ہو۔ تحریک اسلامی اپنی اصلیت میں مشیت الٰہی کی مظہر ہے۔ چنانچہ پہلی مکمل تحریک اسلامی وہی تھی جو آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے جزیرہ نمائے عرب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں چلائی گئی۔ آپ سے پہلے کے سارے نبی اور رسول اسلام کا پیغام لاتے رہے تھے اور تحریک اسلامی ہی کے رہبر تھے۔ چنانچہ تحریک اسلامی کی جڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک اور مدینہ کی اسلامی ریاست میں ملتی ہیں۔ اس کے برگ و بار پوری تاریخ اسلامی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے سیاسی تمدن میں مضمر ہو چکے ہیں۔

اس لئے تحریک اسلامی کو تبدیلی کا ذریعہ سمجھنا قطعی درست ہے۔ تغیر و تبدیلی تو انسان کی فطرت میں مضمر ہے۔ تبدیلی کو روکا بھی نہیں جا سکتا اگرچہ "ترقی" جس کی جو بھی تشریح کی جائے، تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں۔ کوئی بھی معاشرہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ کوئی فرد اپنی زندگی کے کسی دو دنوں میں یکساں نہیں رہتا، کوئی تعلق اور رابطہ خواہ افراد میں ہو یا گروہوں، معاشروں یا قوموں کے درمیان ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ تغیر تو ہر وقت ہوتا ہے مگر تبدیلی اگر ایک طرف بڑھنے اور ترقی کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف تنزلی اور پستی کا بھی۔ تعمیری خوشیوں اور علم کے حصول کے لئے تبدیلی لازم ہے۔ مقصد متعین کرکے اس کے حصول کی جدوجہد کا مطلب ہی تغیر و تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ افراد، خاندان، گروہ، اجتماعات، کمپنیاں، ادارے، باہمی کی انجمنیں، قومیں سب ہی ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جو مطلوبہ تبدیلی لانے میں معاون ہیں اور ناپسندیدہ تبدیلیوں کی روک تھام کرتی رہتی ہیں۔ جنگ تبدیلی لانے یا اس کو روکنے کی شدید ترین جدوجہد کا نام ہے۔ حملہ آور اپنا تبدیلی مسلط کرنے کا ذریعہ ہے۔ استعمار، استبداد، سرمایہ داری و اشتراکیت، استحصال، طبقاتی امتیاز، پرولتاری آمریت یہ سب تبدیلی لانے اس کو منظم کرنے، برقرار رکھنے اور کنٹرول کرنے کی منظم کوششیں ہیں تاکہ بعض کے مفاد میں اور بعض کے مفاد کے خلاف استعمال کی جا سکے۔ جب تبدیلی کو کنٹرول کرنے والے فریق کرنے، مستقل کرنے، قائم کرنے، مزاحمت کرنے یا استحصال کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں تو یہ کام فائدہ یا کسی کے نقصان کا باعث ہو تو لا دینی سیاسی اقتصادی اور سوشل طریقے کا جنم لینا جس کو صرف کی قیمت پر اپنی غرض پوری کرنے کی اس فضا میں انسان ایک میکیا ولی حیوان بن جاتا ہے۔ آج کے جدید دور میں بین الاقوامی اور انفرادی دونوں سطحوں پر انسان کی کارکردگی اسی ڈھانچے میں چلتی پھولتی ہے۔ دراصل یہی مغربی تہذیب کا طرۂ امتیاز ہے۔

مغربی تہذیب کا سب سے [illegible]

کے آدمی کا "معیار زندگی" ہے اس تہذیب کی کل پونجی متاع ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اقدار اس کے لئے قابل اعتنا نہیں۔ ایک طرح سے یہ ایک پیچیدہ نظام ہے جو انسان کی انتظامی اور سائنسی و ٹیکنالوجی کی بے پناہ قوتوں کی نمائندہ ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے خلائی دور کے تکنیکی معجزوں اور جدید اسلحوں کی پر ہیبت قوت کو جنم دیا۔ دوسری طرف انتظامی اعتبار سے جدید قومی ریاستوں کی پیچیدہ انسانی تنظیمیں اور تجارتی فراست وجود میں لائی۔ مغربی تہذیب کی اپیل نے سب کو "برابری" کا درس دیا مگر درحقیقت ناہمواری اور عدم مساوات کو مستقل حیثیت دے دی ہے۔ قومی ریاستوں" کی نام نہاد "اقتدار اعلیٰ" کی برابری کی شان تو اور دی جا چکی ہے۔ غریب اور امیر ملک کے درمیان لین دین کے ناہموار روابط تو انسانی زندگی کا مستقل عنصر بن چکے ہیں۔ جب کسی کم وسائل والے کو "امداد" دی جاتی ہے تو اس کا مطلب محض یہ ہوتا ہے کہ امیر گراں قیمت پر اپنی اشیا زیادہ برآمد کرسکے کہ انجام کار غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جائے۔ جب کمزور کو حمایت اور سرپرستی پہنچائی جاتی ہے تو اس کا مقصد محض یہ ہوتا ہے کہ کمزور کو اپنی ناطاقتی پر قابو پانے سے باز رکھا جائے، "مجبوری" ڈھانچہ صرف اس لئے تشکیل دیا جاتا ہے کہ طاقت اور وسائل کا بندوبست صرف ایک ہی گروہ (یعنی امیروں) کے ہاتھ میں رہے۔ [illegible]

گھروں، گلی کوچوں، بازاروں میں اشتہارات کی جگہوں پر اور کام کے اوقات میں جنسی گرما دی جاتی ہے۔ مگر ان کو مانع حمل ادویات کھلانا نہ بھولنا چاہئے، ورنہ نہ مطلوب بچوں کو جنم دینے کا الزام لگا کر ان کو خود ذمہ دار گردانا جاتا ہے۔ آج مغربی تہذیب جنس کی عوامی تہذیب کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک چلتی پھرتی اسقاط حمل کی صنعت کام کر رہی ہے جو ساتھ ساتھ مال اور خدمت میں زیادہ لوگوں کی شراکت سے بھاگتی ہے۔ مغرب اس لئے غریب ہیں کہ ان کی اولاد بہت ہوتا ہے۔ یہ عام فریب اشتمال ہے کہ غریبوں کی تعداد اس لئے زیادہ ہے کہ ان کے یہاں خرگوش کی طرح بچے ہوتے ہیں۔

مغربی تہذیب صرف ایسی تبدیلیوں پر یقین رکھتی ہے جو مغربیت کے کام آسکے باقی دنیا سے کیا جاتا ہے [illegible] کہ ہمارے پیچھے چلو۔

آج جو موقف اپنایا ہے اور یہ صرف تحریک اسلامی کے بس میں ہے وہ یہ ہے کہ مغربی تہذیب درحقیقت طاغوتی اور رد باطل ہے۔ یہ درحقیقت تہذیب ہی نہیں بلکہ ایک مرض ہے جو اپنے آپ کو خود کھائے جا رہا ہے۔ آج کا مغرب اپنی خصوصیات میں زمانہ جاہلیت سے ذرا بھی مختلف نہیں۔ یہ وہ قدیم وحشیانہ اور جاہلانہ ہے جو "نجف" کے زمانے میں عرب اور باقی ساری دنیا میں چھائی ہوئی تھی۔ وہ جاہلیت اپنے آپ کو تہذیب یافتہ سمجھتی تھی۔ عرب کوئی وقت پسماندہ قبیلے نہیں تھے، ان کے معلومات اور علوم کے مراکز تھے اور اپنے بچوں کو تعلیم بھی پہنچاتی تھی۔ مستحکم تجارتی روابط بھی تھے اور ایک بیرونی تہذیب بھی تھا۔ اس کے ذریعے اپنی زبان دانی اور شاعری کے لئے مشہور تھے۔ مختلف قسم کے آرٹ بھی ان میں پھیلے پھولے رہتے تھے۔ اسی جاہلیت کے اپنے "خدا" بھی موجود تھے۔ اس پس منظر میں اسلام تبدیلی کا وسیلہ بن کر آیا۔ بلکہ انقلاب کا نقیب بن کر آیا۔ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ پر کسی راہب کے حجرے میں نہیں اترا تھا حقیقی اسلام ایک جدوجہد ہے اور قرآن حقیقی الفاظ میں ہدایت ہے۔ باقی اسلام اسی تبدیلی کے طریق کار کا نام ہے جو آنحضرت ﷺ نے اختیار کیا اور وہ تحریک اسلامی ہے جس کی راہبری آپ نے فرمائی۔ اسی کو سیرت نبویؐ اور سنت کہتے ہیں۔ (یعنی جو کچھ آپ نے کہا، کیا، دوسروں سے عمل کروایا، عمل کی اجازت دی اور عمل کا حکم دیا)۔ تحریک اسلامی جس کے راہبر آپ تھے۔ اس میں وہ سب ہی لوگ تھے جنہوں نے اسلام کو قبول کیا مگر یہ چند ایک پھر مدینہ میں مہاجرین اور انصار جزیرہ نما کی پوری آبادی۔ قرآن نے مسلمانوں کو پورے خلوص سے اور اپنے سارے وسائل کے ساتھ اسلامی تحریک کی جدوجہد میں شرکت کی دعوت دی۔

دہشت گرد

گزشتہ موسم بہار کے آغاز میں روسی فوجیوں نے افغانستان کے ایک گاؤں "حتی" پر یلغار کی۔ جو لوگ بھاگ سکتے تھے بھاگ گئے اور کچھ پیچھے رہ گئے۔ ان پیچھے رہ جانے والوں میں دو نو سالہ اور چالیس سالہ بھائی تھے۔ وہ فقیر بھاگ نہ سکتے تھے مگر گاؤں میں اپنی عمر اور تجربے کی بناء پر عزت و توقیر سے دیکھے جاتے تھے۔ روسیوں نے ان کی پیٹھ پر دو شاخہ نیشٹ باندھا اور ان کے لوتھڑے جسم کے پرخچے اڑا دیئے۔

گاؤں کی عورتوں اور بچوں کو ان کی حفاظت کے بہانے ایک بڑے مکان میں اکٹھا کیا اور بعد میں اس مکان کو تیل سے نہلا دیا گیا۔ ٹینکوں کے گولوں سے آگ لگا دی گئی۔ "بھیڑ بکریاں" حتیٰ کہ مرغیاں تک جلا دیں۔ گاؤں سے جو نقدی اور زیورات ملے انہیں سمیٹ لیا۔ تمام غلہ اٹھا لیا اور جو بچا رہ گیا اسے آگ لگا دی۔ کنوؤں میں زہر ملا دیا۔ اس طرح وادی پنج شیر کے ایک گاؤں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ مسلمانوں کا یہ عظیم ملک افغانستان گھر گھر برباد ہوا ہے۔ مگر دنیا افغان حریت پسندوں کو باغی اور دہشت گرد کہتی ہے۔

ایک اور مسلم ملک لبنان میں مغربی ممالک اور امریکہ پے درپے مہلک اسلحے کے ساتھ امن و امان کے بہانے جاتے ہیں۔ وہاں ان کی ناخلف اولاد اسرائیل کی کھلم کھلا امداد کے ساتھ ساتھ ساتھ ان کی ناپاک زمین پر ظلم و استبداد کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہزاروں میل دور ایک پرامن ملک میں دہشت گردی کرنے والے اسلحے پسند بن جاتے ہیں۔ مگر ایک مرد مومن جب اپنے وطن کی ناموس کی خاطر اپنی جان پر کھیل کر انہیں وہاں سے نکالنا چاہتا ہے تو وہ مجاہد دہشت گرد کہلاتا ہے۔

جنوبی لبنان پر دو سالہ غاصبانہ قبضے کے بعد مجاہدین سے شکست کھا کر بھاگتے ہوئے اسرائیل سات سو سے زیادہ بے گناہ مسلمان قیدیوں کو اغوا کرکے اپنے ساتھ لے گیا اور خاص طور پر مغربی ذرائع ابلاغ نے اپنی آنکھیں اور کان بند کر لیئے۔ مگر جب اس ظلم کے احتجاج میں دو مسلمانوں نے TWA کا طیارہ اغوا کر لیا تو دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ مسلمانوں کے خلاف چیخ اٹھے۔

ستم یہ ہے کہ مغرب کی ناخلف اولاد اسرائیل نے ایک پورا مسلم ملک فلسطین ہڑپ کرکے کروڑوں فلسطینیوں کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ مگر دہشت گرد ہیں تو مسلمان!

مقامی روزنامے SUN کے ایک کالم نگار رابرٹ میکڈونلڈ نے ماہ جولائی کی اشاعت میں تمام مسلمانوں کو دہشت گرد (TERRORIST) قرار دیتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس کا پورا کالم جھوٹ و افتراء پر مبنی ہے۔ اگر وہ اپنے گریبان میں جھانک لیتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ ہیروشیما پر ایٹم بم ڈالنے والے مسلمان نہیں تھے اور نہ ہی پہلی دو عظیم جنگیں لڑنے والے مسلمان تھے۔ اسے پتہ ہونا چاہیئے کہ صرف ایک جنگ عظیم میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد انسانی تاریخ کی تمام جنگوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ ابھی جاری ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ دنیا میں اس وقت جو بیشتر جنگیں لڑی جا رہی ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ مثلاً نائجیریا میں شمالی مسلمانوں کے خلاف جنوبی عیسائیوں کی جنگ، اریٹیریا کا جاری شدہ جہاد، اسرائیل کے مسلمانوں کے خلاف پانچ حملے، پاکستانی ہندوستان کے تین کامیاب حملے اور جوتھے کی کھلم کھلا تیاری، افغانی اور کشمیری مسلمانوں کا نیست و نابود ہونا، جزیرہ منڈاناؤ کے مسلمانوں کے خلاف فلپائن کی مسلسل جنگ، مغربی اسلحے اور امداد کے ساتھ ایران کے خلاف جنگ، تھائی لینڈ، یوگنڈا، زنجبار، صومالیہ، ایتھوپیا، روس، البانیہ، یوگوسلاویہ، چین، بلغاریہ اور ہندوستان کی مسلم اقلیتوں کی بیخ کنی۔

آج کے سب سے بڑے دہشت گرد وائٹ ہاؤس اور کریملن کے بازی گر ہیں جنہوں نے مسلمان ناموں والے کٹھ پتلیوں مثلاً جنرل ارشاد، جنرل ضیاء، جنرل نمیری، فہد، شاہ حسین، جنرل سیاد بری، اسد، جنرل ایوب خان، صدام، کرنل قذافی وغیرہ کے ذریعے مسلم عوام کو اپنے آہنی شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ TWA کے چالیس یرغمالیوں کی رہائی پر تو جناب ریگن نے منتخب شدہ صدر جنرل ضیاء الحق سمیت کئی مسلم لیڈروں نے دہشت گرد ریگن کو پیغام تہنیت بھیجا ہے مگر کسی نام نہاد مسلم لیڈر نے ان ۷۳۵ مسلمانوں پر اظہار افسوس نہیں کیا جنہیں اسرائیل نے اغوا کرکے جیسے یرغمال بنا رکھا ہوا ہے۔

ہم دہشت گرد نہیں مگر یہ ظلم و ستم کب تک ...؟

● اگر بدلہ لو تو اسی قدر جس قدر تم کو تکلیف پہنچائی جائے۔ (النحل نمبر ۱۲۶)

راز کن فکاں

—— علامہ اقبالؒ

تو راز کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا خدا کا ترجماں ہو جا
ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

خواتین کا صفحہ

بھارت میں کم جہیز لانے پر لڑکیاں جلادی گئیں

چند روز قبل ایک خبر نظر سے گزری کہ ملک بھارت میں ۹۵ فیصد جہیز کی بھینٹ چڑھ گئیں، جبکہ ایک دوسری اطلاع کے مطابق بھارت کی سیاسی پارٹی کی نائب صدر مسز مینکا گاندھی نے بتایا کہ یہاں تقریباً دو سو لڑکیاں ہر روز جہیز کے مسائل کی بناء پر زندہ جلادی جاتی ہیں۔ پارلیمنٹ کے ایک ورکشاپ اجلاس میں نائب وزیر ... نے بتایا کہ ہلاک ہونے والی خواتین کی بڑی تعداد کو ان کے سسرال والوں نے اس لئے جلادیا کہ ان کے والدین جہیز کی اتنی مقدار دینے سے قاصر تھے جن کا انہوں نے شادی سے پہلے وعدہ کیا تھا۔

یہ صرف بھارت ہی کا نہیں ہمارا بھی مسئلہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی دو صرف جڑیں مضبوط کرچکا ہے بلکہ ختم ہونے کی بجائے روز بروز اس میں "ترمیمیں" اور اضافے کے ساتھ بڑھتا ہی جارہا ہے۔ شادی بیاہ کے زیادہ تر مسائل کا آغاز لفظ "جہیز" سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اس کی وسعت لامحدود ہوتی جارہی ہے۔

جہیز کے ضرورت مندوں کی مختلف اقسام ہیں۔ لڑکے والوں کو اگر لڑکی پسند آگئی ہے مگر ان کا اسٹیٹس اپنے معیار کا نہیں تو شادی اس لئے نہیں ہوسکتی کہ لڑکی کے گھر والے کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں، علاقہ بھی اچھا نہیں تو بھلا اس کے والدین جہیز کیا دے سکیں گے۔ یہی سوچ اس پسندیدہ لڑکی کو رد کردیتی ہے۔

لڑکی تو ٹھیک ٹھاک ہے مگر لڑکی کے والدین زیادہ جہیز دینے کے متحمل نہیں ہوسکتے تو پچاس فیصد چانسز ہیں کہ رشتہ نہ ہوسکے گا کیونکہ بقول لڑکے والوں کے ہمارے عزیز رشتہ دار کیا کہیں گے۔ کیا منہ دکھائیں گے ہم انہیں، کیا بتائیں گے کہ لڑکی اپنے ساتھ کیا لائی ہے ویسے بھی فرج، ٹی وی تو ہر کوئی دیتا ہے۔

کچھ لڑکے والے اپنی معلوم پسند اور معیار کا رشتہ ہوجانے کے بعد بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں اور کبھی کھلے کھلے اپنی اس خواہش کا اظہار اس طرح کرتے ہیں ..... آپ نے تو بہت کچھ ہمارا کیا ہوگا بیٹی کے لئے ..... آخر اتنی لاڈلی بیٹی ہے۔ ویسے بھی آپ کو کس چیز کی کمی ہے ماشاءاللہ تنخواہ بیٹے باہر ہیں ..... اور کماتے بھی خوب ہیں۔

ایک قسم ایسی بھی ہے جو بظاہر کہے گی ہمیں کچھ نہیں چاہئے، کسی چیز کی ضرورت نہیں ہمیں، آپ زیادہ تکلیف نہ کریں۔ مگر دوسرے ہی لمحہ اپنے خدشوں کو ظاہر کرکے کہیں گے۔ بھئی آپ دل چھوٹا نہ کریں۔ آپ جو بھی چاہیں دیں۔ آخر آپ کو بھی تو اپنے ارمان پورے کرنے ہیں۔

لڑکے والوں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو رشتہ منظور ہونے سے قبل ہی جہیز کی طویل فہرستیں لڑکی کے والدین کو تھما دیتا ہے۔ گویا ایک مقدس بندھن نہیں، کاروباری امور طے پارہے ہیں۔

ایک قسم ایسی بھی ہے جو پہلے لڑکی کے باپ، بھائیوں کے عہدوں، پوزیشن، معاشی حالات، گھر، عیش و عشرت کا سامان اور ظاہری رکھ رکھاؤ سے مرعوب ہوکر اس سے لڑکی کو قبول کرلیتے ہیں کہ ڈھیر سارے جہیز، بلکہ بنگلہ، گاڑی اور فلیٹ یا کوٹھی کے ہمراہ ایک عدد لڑکی بھی برداشت کی جاسکتی ہے۔ خواہ وہ بدصورت، بدرنگ، بھدے ڈھنگے خدوخال، بدمزاج، بدسلیقہ اور کتنی ہی پھوہڑ کیوں نہ ہو۔

شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہوں گے جو صرف دل اور نیک نیتی سے صرف لڑکی کو چاہنے کی چاہ کرتے ہیں۔ ورنہ تو اکثریت ان لڑکوں کی ہے جو بہت سا جہیز لینے کے شائق ہیں۔

بے شمار غریب اور متوسط گھرانوں کی بیٹیاں اپنی مناسب شکل و صورت، رنگ روپ، خدوخال، سگھڑپن، سلیقہ شعار اور نیک سیرت ہوتے ہوئے بھی لوگوں کی نظروں میں اس لئے مناسب نہیں سمجھی جاتیں کہ ان کے باپ بھائی معمولی ملازمت پر فائز ہونے کی وجہ سے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو اتنی تعداد میں جہیز فراہم نہیں کرسکتے جس کا لڑکے والے مطالبہ کرتے ہیں۔

کتنی ہی لڑکیاں یوں ہی جوانی کی دہلیز پار کرجاتی ہیں اور بالوں میں چاندی چمکنے لگتی ہے۔ یہ طویل اور ویران مسافت تنہا کیسے طے کرتی ہیں۔ اتنے کٹھن سفر کے بعد اگر وہ سب کچھ مل بھی جاتا ہے جس کی لڑکے والے خواہش کرتے تھے، ان کا عرصہ ان کا ساتھ نہیں دے پاتیں۔

والدین کو چاہئے کہ وہ ابتداء ہی میں لڑکے والوں کی کسی فرمائش کو تسلیم نہ کریں، ورنہ آپ کا یہ فیصلہ آپ کی بیٹی اور خود آپ کے لئے سوہان روح بن جائے گا۔ ایسے حریص لوگوں سے آپ نے خاطر جوڑ بھی لیا تو آپ کا یہ غلط اندازِ فکر یا فیصلہ کرٹی کے ان جالوں کی مانند ہوجس میں اگر آدمی ساری زندگی الجھ کر رہ جائے مگر باہر نہ نکل سکے۔

ایک بات یاد رکھئے کہ لالچی اور مفاد پرست کسی بھی حالت میں کسی دوسرے کے خیرخواہ اور وفادار نہیں ہوسکتے۔ خواہ آپ ان کے لئے کتنی ہی قربانیاں دیں۔

لڑکے والوں کو چاہئے کہ وہ اپنا ذہنی سوچ بلند کریں، سنے کا دار جو بالڑکی تلاش کرتے وقت اپنی بہنوں کا بھی خیال رکھیں۔

جیتی جاگتی زندگی

ماں کی دوسری شادی

دو سال پہلے میرے ڈیڈی کا انتقال ہوگیا۔ میری عمر چودہ سال ہے۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں۔ ڈیڈی کے انتقال کے بعد میری ممی نے میرا بہت خیال رکھا۔ مگر ڈیڈی کے جانے کے چند ماہ بعد وہ ادھر اُدھر جانے لگیں جو مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ اب میں نے سنا ہے کہ وہ دوسری شادی کررہی ہیں۔ یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے میں کسی دوسرے مرد کو اس گھر میں نہیں دیکھ سکتا۔ اگر میری ماما نے ایسا کیا تو میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔

(ن۔م۔ بہاولنگر)

یہ تمہاری نا سمجھی ہے۔ ماں، اپنے والد کے لئے تمہارا محبت فطری ہے۔ لیکن یہ بھی تو سوچو کل جب تم تعلیم یا ملازمت کے سلسلے میں کہیں چلے جاؤ گے تو ان کا کیا ہوگا۔ تم کیوں چاہتے ہو کہ وہ جوگی کو ایک روگ بنالیں اور تمام عمر سیاہ پوشی پہن کر شوہر کی موت کا سوگ مناتے رہیں۔ تمہارے والد کی موت مشیت ایزدی تھی۔ آپ کی والدہ نے ۲ سال تک اس غم کو منایا۔ اب انہیں بھی جینے کا حق ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی کا از سر نو آغاز کرنا چاہتی ہیں تو یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ اس سے تمہاری آئندہ زندگی کو بھی تحفظ اور آزادی ملے گی۔

گھر کس کا — !

جب ہماری شادی ہوئی تو میرے شوہر ایک فرنشڈ اپارٹمنٹ میں رہتے تھے۔ ہم نے یہی سوچا کہ اسی جگہ اس وقت تک رہتے رہیں گے جب تک ہمارے پاس اتنی رقم جمع نہ ہوجائے کہ ہم اپنا مکان خرید سکیں۔

پانچ سال میں ہمارے دو بچے ہوگئے۔ اب اس دو کمروں کے اپارٹمنٹ میں گزارہ مشکل ہوگیا ہے۔ اس لئے ہم نے گھر ڈھونڈنا شروع کردیا۔ ہمارے پاس صرف گھر کے لئے کافی رقم ہے۔ کچھ فرنیچر وغیرہ کے لئے بھی ہے۔ ہم نے ایک مکان دیکھ لیا ہے۔

لیکن اس روز سے ہمارے درمیان جھگڑا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہر کمرے میں مختلف قسم کے خوب صورت رنگوں والے قالین ہونے چاہئیں۔ جبکہ میرے شوہر پورے گھر میں ایک رنگ کی کارپٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے جیسے میرا اس گھر پر کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ میرے شوہر کا گھر ہوگا جس میں میں اور میرے بچے رہیں گے۔

(رخ۔ ک۔ مانچسٹر)

بھئی آپ اپنے شوہر کے بارے میں بڑی عجیب مرضی کہیں۔ میں ان کی جانب داری طرفداری نہیں کروں گی۔ لیکن ایک بات کے سلسلے میں ان سے متفق ہوں کہ پورے گھر میں ایک رنگ کی کارپٹنگ بہت اچھی لگتی ہے خصوصاً گیلری، لابی، لاؤنج اور ڈرائنگ روم اور ڈائننگ روم میں تو ایک ہی رنگ کا کارپٹ پڑا ہو تو بڑا اچھا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ بیڈ روم میں آپ اپنی مرضی چلالیں۔

آپ دونوں ہی ضدی معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی ایک پلڑا ہو جائے تو معاملہ خود سلجھ جاتا ہے۔ لیکن یہ آپ کا فضول خیال ہے کہ وہ گھر آپ کا نہیں۔ بلکہ صرف آپ کے شوہر کا ہے۔

یہ کیا پراسرار مرض ہے

میں ایک عجیب مرض میں گرفتار ہوں ہے شوا خوفناک اور پراسرار کتابیں پڑھنے کی عادت نے یا مجھے اس مرض میں مبتلا کیا یا کوئی اور سبب ہوگا۔ مجھے اکثر رات کو ایک عجیب سی آہٹ محسوس ہوتی ہے اور دل گھبرانے لگتا ہے۔ سانس بند ہونے لگتا ہے اور سینہ تنگ لگتا ہے۔ یوں لگتا ہے کوئی غیبی انسانی مخلوق میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی ہے۔ اتنا خوف ہوتا ہے کہ میں دب سا جاتا ہوں۔ اکثر میری چیخ نکل جاتی ہے۔ پھر بے ہوش ہوجاتا ہوں۔ ہوش آنے پر ذہن کا احساس ہوتا ہے کہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔ شانیا روایات میں کسی غیر انسانی مخلوق کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا ہوں یا پھر اس قسم کا لٹریچر پڑھنے کے شوق نے مجھے اس طرف لگا دیا ہے۔ یا کوئی اور معاملہ ہے۔ (شاکر)

(ج) آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ جس کی شکایت ہے کبھی کبھار کسی کے مریضوں کو ایک مخصوص مقام پر شدید تکلیف ہوتی ہے اور ... اور اس کی علامات اسی طرح کی ہوتی ہیں۔ انسان سوچتا ہے کہ کسی نے اس پر کچھ کرادیا ہے۔ جیسے کسی خاص جگہ درد اٹھنے اور ... مخصوص ہونے کی یہی علامت ہے کسی اچھے طبیب سے رجوع کریں اور رات کو کھانا کم کھائیں بادی اشیاء کو چھوڑ دیں۔ ایسا لٹریچر پڑھنا بھی چھوڑ دیجئے۔ آپ کو حق یاد رہے خوب پڑھیں اور ... یاد رکھئے انسان سے بڑھ کر خوفناک طاقتور اور زبردست مخلوق کوئی نہیں جنات ہے کہ ... غذا میں بادی اشیاء ... اور ... کا استعمال کثرت سے کریں اور رات کو سونے سے پہلے چہل قدمی کریں اور آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں۔ سب پراسرار مخلوق آپ کو آزاد کردے گی۔

پاگل ایسے نہیں ہوتے

میری عمر پینتالیس سال ہے۔ میرے دو بچے ہیں۔ میں ملازمت بھی کرتی ہوں۔ گزشتہ دنوں ہمارے معاشی حالات کافی دگرگوں رہے۔ اس لئے میں ذہنی پریشانی کا شکار ہوگئی تھی۔

کچھ عرصہ پہلے میری ملاقات میری ایک دیرینہ دوست سے ہوئی۔ جب اسے حال بتایا تو بہت دکھ ہوا۔ کیونکہ وہ عجیب طرح کی باتیں کررہی تھی۔ کبھی وہ خود ہی ہنسنے لگتی ہے، کبھی بلاوجہ رونے لگتی ہے۔ پتہ چلا کہ وہ پاگل ہوگئی ہے اور زیر علاج ہے۔

اب خود مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ ... یا کچھ ... میں بڑبڑانے لگی ہوں۔ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتیں بلند آواز میں کہتی ہوں جیسے میں اپنے آپ سے باتیں کرتی ہوں۔ مثلاً کوئی کام ساتھ میں ہے اور بولنے لگی ہوں اور مشین میں کپڑے نکالنے یاد نہیں رہے آج ٹی وی پر کون سا پروگرام آنا ہے۔ ارے کل گروسری کے لئے جانا ہے ... وغیرہ لگتا ہے جیسے میں پاگل ہورہی ہوں۔

(ت۔ الف۔ الیاس)

اگر ہم صبح سے شام تک دوسروں کے ساتھ پھرتے رہیں یا ان کے ساتھ بیٹھ کر گپ شپ کرتے رہیں تو یکدم جی چاہتا ہے کہ یہ اٹھ کر چلے جائیں تاکہ ہم اپنے ساتھ گزار سکیں۔ اس طرح ہم کبھی کبھار خود سے باتیں بھی کرتے ہیں۔ خصوصاً ایسی بات جو حرف اپنے سے ہی کہی ہو۔ خود کو یقین دلانے کے لئے اپنے آپ پر زور خرچ کرنے کے لئے۔

کام کرتے کرتے ایک آدھ جملہ کہیں آواز میں اپنے سے کہہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ کچھ لوگ جب شدید ذہنی طور پر مضطرب ہوجاتے ہیں۔ وہ مسلسل اکیلے میں بڑبڑاتے ہیں۔ یا جیسے کل سڑک پر ایک ایسا شخص نظر آیا جو شاید غصے میں تھا۔ ہاتھ میں لاٹھی اچھالتا ہوا اور زور زور سے بول رہا تھا۔ پاس سے گزرنے والے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ جاتے تھے۔

آپ کی یہ حالت تو نہیں ہے نا۔ تو پھر پریشان نہ ہوں۔ پاگل کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی کسی پریشانی کے بارے میں خط نہیں یا دوسرے سے مشورہ مانگیں۔

ایک، دو، تین

ایک قبائلی اپنی نئی نویلی دلہن کو گھوڑے پر بٹھا کر گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں گھوڑے نے ایک جگہ ٹھوکر کھائی تو شوہر نے کہا:

"ایک"

کچھ دور چل کر اس نے اچانک دوبارہ ٹھوکر کھائی تو اس نے کہا:

"دو"

تیسری مرتبہ جب گھوڑے نے ٹھوکر کھائی تو قبائلی نے بندوق نکال کر کہا:

"تین"

پھر اس نے بیوی کو نیچے اتارا اور گھوڑے کو گولی ماردی۔

دلہن سے نہ رہا گیا۔ چیخ کر بولی "تم بہت ظالم آدمی ہو۔"

شوہر نے بیوی کی طرف دیکھا اور کہا:

"ایک"

تازہ بہ تازہ

ڈاکٹر وزیر آغا کے مزید خطوط

انور سدید اور ڈاکٹر وزیر آغا کے مزید خطوط کا ایک نیا مجموعہ مرتب کررہے ہیں۔ انہوں نے ادیبوں سے درخواست کی ہے کہ وزیر آغا کے خطوط اگر ان کے ذخیرہ میں موجود ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر ممنون فرمائیں۔

انور سدید۔ ۲۷۔ اے شیلے، اقبال ٹاؤن، لاہور ۱۰

نقول تیار کروانے کے بعد خطوط بحفاظت واپس بھیج دیئے جائیں گے۔

افسانہ نگار میرزا ریاض کی رحلت

اردو کے معروف افسانہ نگار میرزا ریاض حرکت قلب بند ہوجانے سے اچانک انتقال کرگئے۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ انہوں نے "یہ آپ" "ہمدرد" اور "آدمی" میں عمدہ دو افسانوی مجموعے، شیلی برونٹی کا اسٹوری کا مجموعہ "غم گسار" اور فرانز کافکا کا مترجم "نکتہ دان" "بیداریگر" یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کا سیاحت نامہ "مسافر نواز بہتیرے" حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ میرزا ریاض گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ اردو سے وابستہ تھے اور رسالہ ... شمارہ سال کی مجلس ادارت میں شامل تھے۔

قومی زبان کا نیا شمارہ

ماہنامہ قومی زبان بابت ماہ جون ۸۵ شائع ہوگیا ہے۔ اس شمارے کی خاص بات دہلی سے ہونے والے پانچ روزہ (۱۳ تا ۱۷ مارچ ۸۵ء) عالمی اردو کانفرنس کا ذکر ہے جس کی مکمل روداد جناب بادل عباسی نے مرتب فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ انجم اعظمی، ڈاکٹر ظفر اقبال، ڈاکٹر صابر حسین جلیسری، آفاق صدیقی، صابر لودھی اور ڈاکٹر عبدالغنی کے رشحات گرامی شامل ذکر ہیں۔

اردو پنچ شائع ہوگیا

اردو پنچ کا آٹھواں شمارہ تقریباً نو ماہ کے بعد شائع ہوگیا ہے۔ اس شمارے میں شفیق الرحمن، احمد جمال پاشا، یوسفی، ہاؤ کے مضامین اور ضمیر جعفری، تفضیل شفائی، غلام جیلانی اصغر، ظریف مراد آبادی اور سید ظریف کی نظمیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسحٰق کی ... مجتبیٰ حسین ... ضمیر جعفری کی انگریزی ... نہایت پُرلطف ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی کی نئی کتاب

ڈاکٹر وحید قریشی کی تنقید کی نئی کتاب "پاکستانی قومیت کی تشکیل نو" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب زیادہ تر لسانی بحثوں پر مشتمل ہے۔ ایک فصل میں اردو کے مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں۔ دوسری فصل کا موضوع تعلیم اور نظام تعلیم ہے۔ ایک فصل "ادیب اور احساس" کے لئے وقف ہے۔ آخری فصل میں اردو نثر اور طنز و مزاح کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

"جھوٹی کہانیاں" دراصل سچی کہانیاں ہیں

سید حسنا اردو کی ایک کہنہ مشق افسانہ نگار ہیں۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "پتھر کی فصل" کے عنوان سے چھپ چکا ہے۔ ... صاحب کے اشاعتی ادارہ "پاک ڈائجسٹ پبلیکیشنز" نے حال ہی میں ان کے افسانوں کا ایک اور مجموعہ "جھوٹی کہانیاں" کے نام سے شائع کیا ہے۔ ... یہ کہانیاں دراصل حقیقی زندگی کی تمثیلیں ہیں اور بالکل سچی معلوم ہوتی ہیں۔

اہل قلم کانفرنس کی قراردادیں

راولپنڈی ... [illegible] ... پاکستان اہل قلم کانفرنس ... [illegible] ... پاکستان اکادمی ادبیات ... [illegible] ... اردو ... [illegible] ... اخبارات ... [illegible] ... طریقہ کار آسان اور سہل بنایا جائے۔

ادب و ثقافت

کنور مہندر سنگھ بیدی کی آپ بیتی "یادوں کا جشن"

جوش صاحب کی "یادوں کی برات" کا نیا ایڈیشن ہے

ایسا کم ہی دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی اچھا خاصا پڑھا لکھا شخص پڑھنے لکھنے سے اتنا بیزار ہو جائے کہ دنیا کو ایک بازی گاہ سمجھ کر اپنی پوری زندگی مختلف بازیوں کی نذر کر دے۔ مرغ بازی، بٹیر بازی، تیتر بازی، کبوتر بازی، پتنگ بازی، لطیفہ بازی، پتے بازی (تاش) اور بیت بازی سے لے کر ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، پہلوانی، باکسنگ، شطرنج، گھڑ سواری اور شکار تک کی بازیوں اور تفریحوں کی شاید ہی کوئی قسم ہو گی جس سے ہمارے آج کے کالم کے ہیرو کا تعلق نہ رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ ہم ان کے بارے میں کچھ عرض کریں۔ ان کے ایام جوانی کی تفصیل خود انہی کی زبانی سن لیجئے۔

"میرا یہ معمول تھا کہ صبح ہوتے ہی سواری کے لیے کھیتوں میں نکل جاتا...۔ دو تین گھنٹے اسی کام میں صرف ہو جاتے تھے۔ ۸ بجے کے قریب واپس آتا اور دو گھنٹے کسرت کرتا۔ ڈنڈ بیٹھک سے لے کر مگدر اور سنگیوں سے کسرت کرتا۔ اس کے بعد مالش کروا کر نہاتا اور باہر مردانے میں بیٹھ کر ملنے والوں اور دوستوں سے ملاقات کرتا۔ ایک بجے کے قریب کھانا کھاتا اور ایک سے چار بجے تک سوتا یا آرام کرتا۔ اس کے بعد اکھاڑے میں کشتی لڑتا۔ غروب تک یہ شغل جاری رہتا...۔ رات کو کوئی نہ کوئی کھیل تماشا ضرور ہوتا... کبھی بہروپئے آتے، کبھی بھانڈ، کبھی جاٹ، کبھی میراثی، موسیقار، کبھی کبھی پکا گانے والے بھی آ جاتے...۔ ایسی صحبتیں نصف شب تک جاری رہتی تھیں۔ اگلی صبح پھر وہی معمول ہوتا۔"

آپ یقیناً سوچ رہے ہوں گے کہ یہ صفات گاما پہلوان، محمد علی کلے یا صبا لکھنوی کی ہو سکتی ہیں۔ جی نہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اتنی کسرت کے بعد دوستوں سے ملاقات کرے۔ ہاں ڈاکٹروں سے ملاقات کی نوبت آ سکتی ہے۔

قارئین کرام کو زیادہ دیر تک تذبذب کے عالم میں رکھنا ٹھیک نہیں، لہٰذا ہم بتائے دیتے ہیں کہ یہ صاحب ممدوح کنور مہندر سنگھ بیدی ہیں جو اردو کے نامور شاعر ہیں اور پاک و ہند دونوں ملکوں میں یکساں طور پر مقبول ہیں۔ پاکستان میں کنور صاحب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ان کی آپ بیتی "یادوں کا جشن" پہلی مرتبہ پاکستان میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہندوستانی پبلشروں نے اسے چھاپنے سے انکار کر دیا تھا، اور یہ بھی نہیں کہ پاکستانی پبلشروں کو چونکہ ملکی مصنفین کی کتابیں چھاپنے سے دلچسپی نہیں ہے۔ اس لیے کسی نے سردار دیوان سنگھ مفتون کی آپ بیتی "ناقابل فراموش" کی طرح کنور صاحب کی آپ بیتی کو بھی بلا اجازت اس خیال سے چھاپ دیا ہو گا کہ سکھوں کے لطیفوں کی طرح سکھوں کی کتابیں بھی خوب چلتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ کنور صاحب کی آپ بیتی ان کی اجازت سے چھاپی گئی ہے، گو خود کنور صاحب نے اس کتاب کے لکھنے کے سلسلے میں کسی سے اجازت لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ یوں تو یہ کتاب ۱۹۸۳ء میں چھپ گئی تھی۔ مگر ناشر نے اسے پورے دو سال بعد شائع کیا ہے۔ کتاب کو چھاپ کر سرد خانے میں رکھنے کا سبب شاید یہ ہے کہ اس میں جوش صاحب کی "یادوں کی برات" جیسے گرما گرم لطیفے خاصی تعداد میں ہیں۔ ناشر نے سوچا ہو گا کہ سرد خانے میں پڑے پڑے ان لطیفوں کی گرمی زائل ہو جائے تو کتاب کو مارکیٹ میں لایا جائے۔ مگر یہ اندازہ غلط نکلا۔ لطیفے ویسے ہی گرما گرم ہیں جیسے دو سال پہلے تھے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان لطیفوں میں سے ایک بھی بلا خوف تردید یہاں پیش نہیں کیے جا سکتے۔ جن لوگوں کی نظر سے "یادوں کی برات" گزری ہے صرف وہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کنور صاحب نے کیا کیا سخن آرائیاں کی ہوں گی۔ موصوف نے دیباچے میں درج کیا ہے۔ "میں بھی آدمی ہوں اور گناہ ابن آدم کی سرشت ہے۔ میں کوئی ولی یا پارسا نہیں ہوں اور نہ ہی میرا [illegible] ہے۔ مگر مجھ میں جوش صاحب کی اخلاقی جرأت نہیں کہ میں اس قدر صاف گوئی سے کام لوں"۔ یہ محض انکسار ہے۔ جہاں تک اخلاق اور اخلاقی جرأت کا تعلق ہے،

جوش صاحب اور کنور صاحب میں انیس بیس کا فرق ہے۔ اور اس کا فیصلہ قارئین ہی کر سکتے ہیں کہ انیس کون ہے اور بیس کون۔

گرما گرم لطیفوں سے قطع نظر کنور صاحب کی آپ بیتی ایک دلچسپ اور معلوماتی کتاب ہے اور اس کی وجہ بقول دیباچہ نگار رئیس امروہوی یہ ہے کہ "کنور مہندر سنگھ بیدی سحر اپنے جد بزرگ بابا گرو نانک جی کی طرح ہمہ اوست کے ترجمان، ہمہ اوست کے رازداں، وحدت الوجود کے مسلک پر عامل اور ہر مذہب و ملت کے محب اور محبوب ہیں۔ کنور صاحب نے بھرپور زندگی گزاری ہے اور آج بھی جناب والا کا ذوق لطیف اپنے اظہار کے لیے نت نئے ہنگامہ زار [illegible] معروف رہتا ہے۔ ان جیسے انجمن آرا، انجمن طراز اور محفل افروز افراد برصغیر پاک و ہند میں کم ہوں گے۔ ان کی دلچسپیاں رنگا رنگ اور ان کے مشاغل صد آہنگ ہیں۔ رندوں میں رند، پارساؤں میں پارسا، صوفیوں میں صوفی، لطیفہ گویوں میں لطیفہ گو، شاعروں میں شاعر، عاشقوں میں عاشق اور مدبروں میں مدبر۔ گویا ہر فن میں پورا ہیں۔ بطاق مجھے کیا نہیں آتا۔ شطرنج سے لے کر شعر اور بٹیر بازی سے لے کر لطیفہ بازی تک جتنی شریفانہ بازیاں ہو سکتی ہیں، کنور صاحب ان سب کے دلدادہ اور سب کی خدمت پر آمادہ رہتے ہیں۔"

رئیس امروہوی صاحب کے اس بیان کی حرف بحرف تصدیق "یادوں کا جشن" سے ہوتی ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ اتنے کمالات ایک ذات میں کیسے جمع ہو گئے۔ ادب اور خوش طبعی سے گہری دلچسپی اور بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر تعیناتی کی وجہ سے کنور صاحب کو گوناگوں تجربے حاصل ہوئے اور مختلف طبقوں کے بے شمار افراد کو قریب سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ ان کی کتاب انہی تجربات و مشاہدات کا مرقع ہے۔ باریک کتابت کے سوا چار سو سے زائد صفحات میں شاید ہی کوئی صفحہ ہو گا جو دلچسپی سے خالی ہو بشرطیکہ اس صفحے پر انہوں نے اپنا کلام بلاغت نظام درج نہ فرمایا ہو۔

کنور صاحب کو جو لوگ ذاتی طور پر جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ وہ صرف باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی شخصیت کی یہ خصوصیت ان کی تحریر میں بھی پائی جاتی ہے۔ جب وہ کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں یا کسی کا شخصی خاکہ لکھتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم کتاب نہیں پڑھ رہے۔ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ مطالب ادا کرنے کا فن بھی آتا ہے۔ اگر انہیں مطالب کو ڈاکٹر عبادت بریلوی ادا کرتے تو سوا چار سو صفحے پھیل کر ساڑھے چار ہزار صفحے ہو جاتے۔

کنور صاحب نے تقریباً ایک سو افراد سے اپنے تعلقات کی روداد بیان کی ہے یا ان کے بارے میں اپنے مشاہدات کو قلمبند کیا ہے۔ وہ ایک آدھ صفحے ہی میں متعلقہ فرد کی خوبیاں اور خامیاں بڑی خوبصورتی سے بیان کر دیتے ہیں۔ جن افراد پر کنور صاحب نے لکھا ہے ان میں سیاستدان بھی ہیں اور شاعر بھی، علما بھی ہیں اور سرکاری عہدیدار بھی، فلمی اداکار بھی ہیں اور غیر معروف اشخاص بھی۔ یہ سب لوگ اپنے اصل خدوخال کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں۔ کنور صاحب نے روایتی اخلاق جیسے کام سے کسی تصویر کو اصل سے بہتر بنانے کی کوشش نہیں کی۔

کنور صاحب نے خود اپنے بارے میں بھی نہیں بخشا۔ اپنے بارے میں بھی بعض سنسنی خیز انکشافات کیے ہیں۔ مثلاً ایک طبقے نے یہ اڑا دی کہ کنور صاحب خود شعر نہیں کہتے، دوسروں سے کہلواتے ہیں۔ کنور صاحب نے اس الزام کی تردید میں بہت سا قلم صرف کیا ہے حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ کنور صاحب کا کلام ایسا ہے کہ اس کا مصنف خود ان کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کنور صاحب نے جو پہلا شعر کہا تھا، وہ یہ تھا:

ذرا ہشیار رہنا دیکھنا دھوکا نہ کھا جانا
حسینوں نے چھپایا آستیں میں مار ہوتا ہے

کنور صاحب آج بھی اسی قسم کے شعر کہتے ہیں۔ یہ انہیں کا حوصلہ ہے لہٰذا انہیں کا رنگ خاص ہے۔ کوئی دوسرا اس قسم کے شعر کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ عام شاعروں نے حسینوں سے مار تو کھائی ہو گی۔ ان کی آستینوں میں مار کبھی نہیں دیکھے ہوں گے۔

کنور صاحب نے اپنی بادہ آشامی پر بھی ایک باب باندھا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو "بادہ پرست" کہا ہے "شراب خور" نہیں۔ اس کی انہوں نے یہ وضاحت کی ہے ۔۔۔ "بادہ پرستی مے سے لطف اندوز ہونے کو کہتے ہیں اور شراب خوری مے سے رسوائی حاصل کرنے کا نام ہے"۔ کنور صاحب نے اپنی لطف اندوزی کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے ۔۔۔ "جب وہسکی کے تین چار دور چل چکے تو مسٹر اندناتھ چیپ کہنے لگے کہ بیدی صاحب آج آپ کو خاص ڈرنک پلانا ہے۔ اگر وہ پی کر آپ قائم رہے تو آپ کو استاد مانیں گے۔ میں نے کہا شراب نوشی کوئی ایسا ہنر یا فن نہیں جس میں استاد بن کر میں اپنا سر اونچا کر سکوں۔ لیکن اگر آپ مجھے نیچا دکھانا چاہتے ہیں تو میں آپ کا یہ چیلنج منظور کرتا ہوں۔ مگر آپ کو ایسا کرنا تھا تو مجھے پہلے وہسکی نہیں دینی چاہیے تھی [illegible] ۔۔۔ مسٹر چیپ نے خود جا کر [illegible] شیشے کے جگ میں ڈال کر میرے سامنے رکھ دیا۔ میں اسے پانچ سات منٹ میں پی گیا۔ نشہ تیز تو ہو گیا مگر مجھ پر اس کا کوئی شدید اثر نہ ہوا۔ تمام لوگ میرے منہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور توقع کر رہے تھے کہ میں ابھی گرا کہ گرا۔ چند منٹ اور گزر گئے مگر میں بدستور قائم رہا تو مسٹر چیپ کہنے لگے بیدی صاحب کچھ اور آ گئے۔ میں نے کہا کوئی حسرت دل میں باقی ہے تو وہ بھی نکال لو۔ چنانچہ وہ پہلے سے بھی بڑا ڈرنک بنا کر لے آئے۔ میں نے وہ بھی پی لیا۔ جب کھانا میز پر چن دیا گیا اور ہم سب اٹھ کر ادھر جانے لگے تو مسٹر چیپ اور مسٹر کپور میرے دائیں بائیں چلنے لگے تاکہ میں گرنے لگوں تو مجھے سنبھال لیں۔ لیکن میں صحیح سلامت کھانے کی میز تک چلا گیا۔۔۔ جب کھانا ختم ہوا اور سب اپنے گھر جانے لگے تو کچھ مہمان ایسے تھے جن کے پاس موٹر گاڑی نہیں تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ چلئے میں آپ کو اپنی گاڑی میں لے چلتا ہوں۔ وہ ڈر کے مارے میری گاڑی میں نہیں بیٹھے کہ کہیں راستے میں حادثہ نہ کر بیٹھوں۔ آخر وہ ایک تیار ہو گئے اور میں نے انہیں ان کے گھر چھوڑا اور اپنے گھر لوٹا۔"

اس واقعے سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہو گا کہ کنور صاحب کی طرح ان کی موٹر بھی پٹرول کی بجائے شراب ہی سے چلتی ہو گی۔

غزل

شاہین

حال اب اور ہی دل کا ہو گا — میرا غم خوار بھی رسوا ہو گا
جھوٹ چہرے پہ سجانے والے! — کوئی آئینہ تو سچا ہو گا
بے قبائی ہے عطا جس کی وہ خود — اپنی نظروں میں برہنہ ہو گا
چاند کا سرد سیہ نصف بدن — جانے کس آگ میں جلتا ہو گا
ظلم ڈھائیں گی نمودی کرنیں — بے وطن جسم کا سایہ ہو گا
کھینچ مت یوں کہ قبا ہی پھٹ جائے! — لفظ مفہوم سے ننگا ہو گا
آئینے کی تو شرارت تسلیم! — کچھ تو آنکھوں کا بھی دھوکا ہو گا
اور اک وار وہ کرتا لیکن — اس نے مردہ مجھے جانا ہو گا
موت کو جھیلنے والو، کہیو! — زندگی سا کوئی نشہ ہو گا
اپنے احوال کو غیروں کی طرح — جانے کس دل سے وہ پڑھتا ہو گا
ہم نے جس رات کے صدمے جھیلے — پھر اسی رات کا دھڑکا ہو گا
پھر ہوا کا شکن آلود لباس — چاند نے شام سے پہنا ہو گا
خشک پتوں کا کوئی قافلہ پھر — راستہ ڈھونڈنے نکلا ہو گا
سنسناتی ہوئی تنہائی میں — اک دیا طاق پہ جلتا ہو گا
اک دریچے میں وہ چنچل چہرہ — کتنے خوابوں کو جگاتا ہو گا
دور تک دل کی گزرگاہوں میں — اک پراسرار دھندلکا ہو گا

دے سکی ساتھ نہ شاہین، نظر
ہاتھ اس نے بھی ہلایا ہو گا

ہمیں جو آج کرنا ہے

سید ضمیر جعفری

جو انساں فرط انساں کا استحصال کرتے ہیں
نہایت ریشمی الفاظ استعمال کرتے ہیں
کہیں اک سال میں ہم مجلس اقبال کرتے ہیں
پھر اس کے بعد جو کرتے ہیں وہ قوال کرتے ہیں
جہاں میں زور و زر [illegible]
[illegible] دوسروں کا حال استعمال کرتے ہیں
[illegible] کی مخلوق [illegible]
[illegible] جہاں [illegible] کرتے ہیں
[illegible] حسینوں کا
[illegible] کرتے ہیں
جہاں کی تیز رفتاری کو [illegible]
ہمیں جو آج کرنا ہے وہ اگلے سال کرتے ہیں
[illegible]
[illegible] کرتے ہیں مگر [illegible] کرتے ہیں

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف 10 ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں میں دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں۔ پتہ یہ ہے:

ADVERTISEMENT No......
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

★ ★ ★

اشتہار نمبر (۷۵): ۵۴ سالہ شریف النفس سعودی عرب میں ۲۰ سال سے مقیم سنی مسلمان کے لیے تارکین وطن یا امیگرنٹ، سلیقہ شعار خاتون کا رشتہ مطلوب ہے۔

★

اشتہار نمبر (۷۶): انگلینڈ میں سکونت رکھنے والے، پنجابی گھرانے کے، تعلیم یافتہ اور شریف جوان صالح کے لیے نیک سیرت، پڑھی لکھی، سمجھدار لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔

★

اشتہار نمبر (۷۷): ٹورانٹو میں اپنے خاندان کے ساتھ مقیم کراچی سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اچھی ملازمتوں پر فائز دو لڑکوں کے لیے اندرون ۲۲ سال عمر کی خوش شکل اور سلیقہ شعار لڑکیوں کے رشتے مطلوب ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ خط لکھیں۔

★

اشتہار نمبر (۷۸): کینیڈین امیگرنٹ، برسرِ روزگار، سلیقہ شعار، قبول صورت سنت الجماعت لڑکی کے لیے ۳۰ تا ۳۵ سال کے شریف اور سنجیدہ مزاج لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی اپنے خاندان کے ساتھ ٹورانٹو میں رہائش پذیر ہے۔ خط میں فون نمبر ضرور شامل کیجیے۔

★ ★ ★

حیدرآباد دکن میں مقیم صدیقی خاندان کی ۱۸ اور ۲۲ سالہ تعلیم یافتہ، سلیقہ شعار بہنوں کے لیے حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے سنی، شریف خاندان کے مناسب عمر کے لڑکوں کے رشتے درکار ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے پتہ ذیل پر اپنے فون نمبر کے ساتھ خط لکھیں:

P.O. BOX 175, STN. "D"
SCARBOROUGH, ONT.
M1R 5B5

★

لوگوں میں جذبہ آزادی اب بھی زندہ ہے ۔ بے نظیر بھٹو

سرحدوں پر پاکستان کو خطرناک صورت حال کا سامنا ہے، حقائق پوشیدہ رکھے گئے ہیں

لندن ۔۔۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی قائم مقام چیئر پرسن مس بے نظیر بھٹو نے مارشل لاء کی سالگرہ کے موقع پر کہا ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کی حکومت کے عہد میں انسانی حقوق [illegible]

[illegible]

دلیپ کمار پاکستان جائیں گے

نیویارک ۔۔۔ ممتاز اداکار دلیپ کمار پاکستان کا دورہ کریں گے۔ دلیپ کمار جن کا اصل نام یوسف خان ہے [illegible]

زینت امان

عمران خان ۔ ریکھا

عمران، ریکھا اور زینت امان

نئی دہلی ۔۔۔ بھارتی اداکارہ زینت امان نے [illegible]

حسن اور دنیا اپنے شوہر کے ساتھ
پُر مسرت زندگی گزار رہے ہیں
ناچاقی کی افواہیں غلط ہیں

لندن ۔۔۔ پاکستان کے مایہ ناز کرکٹر محسن حسن خان اور [illegible]

[illegible]

اداکار چنگیزی انتقال کر گئے

لاہور ۔۔۔ پاکستان کی فلمی صنعت اور ٹیلی ویژن کے معروف اداکار چنگیزی بدھ کی شب سروسز ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

محمد علی، زیبا اور شبنم امریکہ جائیں گے

لاہور ۔۔۔ [illegible]

پاکستان اور بھارت کی جانب سے ورلڈ کپ شایانِ شان طور پر منعقد کرنے کا عزم

[illegible]

خاتونوں میں فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں

[illegible]

آپ کے خطوط

ادارہ: "احمدیوں" سے درخواست ہے کہ چھپنے کے بعد ہمیں بہت سے خطوط موصول ہوئے جن میں سے کچھ ہم شائع نہیں کر سکے۔ ہم مجلس تحریک اسلامی کے شائع شدہ درج ذیل پمفلٹ کے ساتھ ہم اس موضوع کو ختم کرتے ہیں۔

(ادارہ)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ
(آل عمران)

"وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں، اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔"

قادیانی اور کلمہ طیبہ

جب سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر [illegible]

[illegible]

۱ ۔ محمد رسول اللہ سے قادیانی کیا مراد لیتے ہیں؟

[illegible]

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو ایک چاند کو گرہن لگا جبکہ میرے لیے چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگا۔ کیا تم انکار کرتے ہو؟

○ مرزا بشیر الدین محمود کہتا ہے:
"ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

۴ ۔ قرآن مجید میں اضافہ

جب مسیح موعود خود ہی محمد ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان پر نازل ہونے والے الہامات کو بھی قرآن یا قرآن مجید کہا جائے۔

۵ ۔ اسلامی شعائر اور اسلام کے مقدس مقامات کے احترام اور تقدس کو یوں پامال کیا ہے

○ زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے!

○ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔

○ قادیان ام القریٰ ہے ۔ [illegible]

۶ ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

دینِ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ تمام انبیاء کا احترام سکھاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایمان لانا فرض قرار دیتا ہے۔ اسلام میں کسی ایک پیغمبر کا انکار یا اس کی توہین موجب کفر ہے مگر مرزا غلام احمد کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خیالات دیکھیے اور خود فیصلہ کیجیے:

○ آپ (حضرت عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے [illegible]

۷ ۔ مسلمان اور قادیانی

[illegible]

۸ ۔ مسلمانوں کے دشمن انگریز سے محبت اور وفاداری

[illegible]

ختم نبوت زندہ باد

سیاستدانوں سے مذاکرات کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں جونیجو

موجودہ اسمبلی ۵ سال کی مدت کے لئے منتخب ہوئی ہے

اگر کوئی کہتا ہے کہ انتخابات اس سے قبل بھی ہو سکتے ہیں تو یہ اس کی اپنی رائے ہے پریس کانفرنس سے خطاب

اردو کا نفاذ محض علامات سے نہیں ہوگا ڈاکٹر سید عبداللہ

علاقائی زبانوں اور اردو میں نظریاتی الجھاؤ یا ٹکراؤ نہیں بیگم تابندہ رحیم

اخبار، جرائد اور خطوط ضبط

صوبہ سرحد کے پانی کا حصہ ہر قیمت پر حاصل کیا جائے گا ارباب جہانگیر

حنیف رامے کو نوٹس

پاکستان کے شہر چمن پر افغان ٹینکوں کی گولہ باری ۳۰ افراد ہلاک

گولے ۴۵ منٹ تک برسائے جاتے رہے متعدد مکانات اور دکانیں منہدم

اسلام آباد میں افغان ناظم الامور کو طلب کر کے شدید احتجاج کیا گیا

راؤ رشید کے الزامات

کا جواب منجانب اصغر خان

دیوتا کی بھینٹ

پی آئی اے کے طرف سے ملازمین کا مظاہرہ

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries

تازہ حلال گوشت اور مرغیاں

ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

THE BOARD OF EDUCATION FOR
THE CITY OF NORTH YORK
SURPLUS SCHOOL FOR LEASE

The Board of Education for the City of North York wishes to announce that Yvonne Elementary School is presently vacant and available for lease. A brief description of the property is as follows:

YVONNE ELEMENTARY SCHOOL

Ten classrooms, one kindergarten, one library, one gymnasium and various office and storage areas, comprising 22,609 gross square feet of space and a 5.08 acre site, zoned R5. The address is 36 Yvonne Avenue, North York, Ontario, and the nearest main intersection is Jane Street and Wilson Avenue.

Parties who are interested in leasing this property may contact Don Chisholm, Property Manager, 225-4661, local 634, for further details.

K. Kinzinger — Director of Education
M. Waese — Chair of the Board

اقبال کا تصور انقلاب اسلامی

شعراء اور دانشور حضرات جن کی شرکت متوقع ہے

THE UNIVERSITY OF LONDON
INSTITUTE OF EDUCATION
BEDFORD WAY LONDON WC1
Tube, Russell Square, Euston Square & Euston

مسلم انسٹی ٹیوٹ
THE MUSLIM INSTITUTE
6 Endsleigh Street London WC1H ODS

Fortnightly
al-hilal
50¢
Vol.14 No.7 July 10, 1985
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Ont. Canada M2H 2P6

پارلیمانی خصوصی کمیٹی نے سیاسی نظام کے بارے میں ایم آر ڈی کی رائے طلب کر لی

ایم آر ڈی کے سیکرٹری جنرل کی کمیٹی سے ملاقات ۔ نوابزادہ نصر اللہ خان کو بھی دعوت مل گئی

مارشل لا کے خاتمہ کے بعد تمام سیاسی جماعتوں کی بحالی کی تجویز

[illegible]

صدر ریگن کو صدر ضیا کی مبارکباد

[illegible]

ایم آر ڈی حکومت سے مذاکرات نہیں کرے گی : نصر اللہ خان

وزیر اعظم جونیجو پہلے اپنے حقوق حاصل کریں پھر ہمیں بات چیت کی دعوت دیں

[illegible]

تمام اختیارات صدر کے پاس ہیں : فضل الرحمن

[illegible]

پی آئی اے کے دفاتر کی منتقلی پر از سر نو غور کیا جائے گا : جونیجو

دفاتر کی منتقلی سے کراچی میں احساس محرومی بڑھے گا : ارکان اسمبلی کا اظہار خیال

[illegible]

صدر کے پاس اختیارات ہیں پارلیمنٹ ان کی محتاج ہے : پیر پگارا

پیپلز پارٹی اور سرکاری جماعت سے اس چپقلش کی ضرورت ؟
جونیجو سے مزید فرق دور ہیں لیکن سندھ میں انتخابات کے سوال پر ہمارے درمیان اختلاف ہے

[illegible]

داڑھی اور دوپٹہ

[illegible]

کراچی میں فٹ پاتھ پر چڑھ جانے والے ٹرک نے تین نوجوانوں کو کچل دیا

مشتعل ہجوم نے ٹرک کو جلا دیا ، کئی گاڑیوں پر پتھراؤ - پولیس کا لاٹھی چارج

[illegible]

پروفیسر لقوی اور پروفیسر ظرف رہا نہیں ہوئے

[illegible]

پاکستان نے بھارتی گندم خریدنے سے انکار کر دیا

بھارت اس کے بدلے کپاس اور کھاد خریدنا چاہتا تھا

[illegible]

پیپلز پارٹی سے ممتاز بھٹو اور پیرزادہ کو خارج کرنے کیلئے تحریک استقلال کی تجویز

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان
پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو (کینیڈا)
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے کریسنٹ) ۳۰ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر
Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....
زر خریداری کا چیک کریسنٹ کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے
338 Hollyberry Trail, Wilowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374
اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگائیے

صورتحال نازک ہے سیاسی افق پر کسی وقت بھی دھماکہ ہو سکتا ہے : مولانا نورانی

انتخابات کے بعد اسمبلی نے تو اسے جمہوری کا منتخب نمائندوں کی کٹھ پتلی ہیں

[illegible]

[illegible]

Managing Editor: M Lateef Owaisi